

دُرود و سَلَام کے فضائل



www.Sukkurvi.com



حضرت مولانا مفتی عبدالرزاق کھروی صاحب مدظلہم

مکتبۃ الاسلام کراچی

www.Sukkurvi.com

دُرود و سلام کے فضائل

حضرت مولانا مفتی عبد الرؤف کھڑی
الذی کا تہم العالیہ

مکتبۃ الاسلام کراچی

حقوق طبع محفوظ

باہتمام : شاہ محمود

مطبع : القادر پرنٹنگ پریس، کراچی

ناشر : مکتبۃ الاسلامیہ کراچی

کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی

فون : 021-35016664-65

موبائل : 0300-8245793

ای میل : maktabatulislam@gmail.com

ویب سائٹ : www.maktabatulislam.com

ملنے کے پتے

✽ إدارة المعارف، دارالعلوم کراچی

✽ دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی

✽ ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی

✽ مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

فہرست

صفحہ نمبر	عنوانات
۵	دُرود و سلام کے فضائل
۶	دو مقبول عمل
۷	اتباعِ سنت اور دُرود شریف کی مشترک فضیلت
۹	زندگی میں ایک مرتبہ دُرود پڑھنا فرض ہے
	مجلس میں پہلی مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پڑھنے یا سننے پر
۹	دُرود پڑھنا واجب ہے
۱۰	سب سے زیادہ دُرود شریف پڑھنے اور لکھنے والے
۱۱	دُرود شریف کی جگہ ۳ یا صلعم لکھنا ناجائز ہے
۱۲	دُرود شریف لکھنے کی عظیم فضیلت
۱۳	ایک کاتب کی بخشش کا عجیب واقعہ
۱۵	ایک بار دُرود شریف پڑھنے پر چار انعام
۱۶	اُسی (۸۰) سال کے گناہِ صغیرہ کی معافی
۱۶	اُحد پہاڑ کے برابر ثواب
۱۷	دتیا و آخرت کی حاجتیں پوری ہونا
۱۹	جمعہ کے دن دُرود شریف پڑھنے کا اجر و ثواب

- ۲۱ جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے کے تین درجے
- ۲۱ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ کا معمول
- ۲۳ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درود پڑھنے والے کے لیے استغفار
- ۲۴ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمت کے لیے استغفار
- ۲۵ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بدو کے لیے استغفار
- ۲۸ درود شریف پڑھنے والے کا اعزاز
- ۳۰ تین چیزوں میں حیرت انگیز سننے کی صلاحیت
- ۳۳ درود شریف کثرت سے پڑھنے کی برکت
- ۳۴ ایک عجیب واقعہ
- ۳۴ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی خوشبو
- ۳۶ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ایک عجیب واقعہ
- ۳۹ بال مبارک کی برکت
- ۴۰ دن رات میں کم سے کم درود پڑھنے کی مقدار
- ۴۱ ایک پاکستانی پائلٹ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم
- ۴۴ سنتوں کو عمل میں لانے کا طریقہ
- ۴۵ صورت اور سیرت کو سنت کے مطابق بنائیں





دُرود و سلام کے فضائل

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نؤمن به و نتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور أنفسنا و من سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له و من يضلله فلا هادي له و اشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له و اشهد أن سيدنا و نبينا و مولانا محمداً عبده و رسوله صلى الله تعالى عليه و على آله و أصحابه و بارك و سلم تسليماً كثيراً كثيراً.

اما بعد!

فَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب : ٥٦)

ترجمہ

”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان

پیغمبر پر، اے ایمان والو! تم بھی آپ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب

(بیان القرآن)

سلام بھیجا کرو۔“

میرے قابل احترام بزرگو اور محترم خواتین!

دو مقبول عمل

اس وقت میں آپ کے سامنے قرآن کریم کی اس آیت اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد ارشادات کی روشنی میں درود و سلام کے خاص خاص فضائل اور ضروری احکام انشاء اللہ تعالیٰ بیان کروں گا اور اس کے ساتھ ایک دوسری عبادت اتباع سنت کا بھی مختصر ذکر کروں گا کیونکہ یہ درود و سلام سے بھی زیادہ اہم اور ضروری ہے۔

اس موضوع کو میں نے اس لیے منتخب کیا ہے کہ اللہ جل شانہ نے جو عبادتیں مقرر فرمائی ہیں، ان میں سے بعض عبادتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہیں، وہ چاہیں تو اپنے فضل و کرم سے اسے قبول فرمائیں، چاہیں تو قبول نہ فرمائیں اور بعض عبادتیں ایسی ہیں کہ اللہ جل شانہ نے انہیں اپنے فضل و کرم سے قبول کر لیا ہے، اب جب بھی ان عبادتوں کو انجام دیا جائے گا تو وہ قبول کر لی جائیں گی۔ درود و سلام اور اتباع سنت بھی انہی عبادتوں میں سے ہیں جو ہر حال میں مقبول ہیں اور جو عبادتیں مقبول ہوں وہ خاص الخاص ہوتی ہیں۔ اللہ کرے ان دونوں عبادتوں کی اہمیت ہمارے دل میں بیٹھ جائے اور یہ عبادتیں ہمارے عمل میں آجائیں تاکہ ہم زندگی بھر اس پر

عمل پیرا رہیں۔ آمین!

اتباع سنت اور درود شریف کی مشترک فضیلت

اتباع سنت اور درود شریف کی ایک مشترک فضیلت یہ ہے کہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ نزدیک وہ شخص ہوگا جو زیادہ سے زیادہ سنتوں پر عمل کرنے والا اور زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے والا ہوگا۔ اب یہ اپنی اپنی مرضی ہے کہ جو جتنا چاہے درود شریف پڑھے اور جتنا چاہے سنتوں پر عمل کرے جو کم درود شریف پڑھے گا اور سنتوں پر کم عمل کرے گا وہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوگا اور جو زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھے گا اور سنتوں پر عمل کرے گا وہ قیامت کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ قریب ہوگا۔ چنانچہ متقی لوگوں کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا
حَيْثُ كَانُوا (مشکوٰۃ)

ترجمہ

”بلاشبہ قیامت کے روز سب سے زیادہ میرے نزدیک متقی

لوگ ہونگے، خواہ وہ کوئی ہوں، کہیں کے ہوں۔“

اسی طرح کثرت سے درود شریف پڑھنے والوں کے متعلق بھی حضور صلی

اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَى صَلَاةٍ
(ترمذی)

ترجمہ

”بلاشبہ قیامت کے روز سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ لوگ
ہوں گے جو کثرت سے مجھ پر درود پڑھتے ہوں گے۔“

آخرت میں جو قیامت کا دن آنے والا ہے وہ انتہائی ہولناک اور
خوفناک دن ہے۔ ہم اس کی خوفناکی، اس کی دہشت اور اس کی وحشت کا
اندازہ نہیں کر سکتے لیکن وہ دن برحق ہے، اس دن وہ شخص انتہائی عافیت اور
سکون میں ہوگا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوگا۔ اگر یہاں اس دنیا
میں ہم ان دو عبادتوں کو اپنے عمل میں لے لیں تو ہمارا آخرت کا بہت بڑا مسئلہ
حل ہو جائے گا کیونکہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا وہ بے خوف و خطر
ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی عام رحمتیں بھی
ہیں اور خاص رحمتیں بھی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے انتہائی مقبول
اور برگزیدہ بندے ہیں۔ لہذا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوگا وہ آرام
ہی آرام اور راحت ہی راحت میں رہے گا۔ اور خدا نخواستہ جو اپنی بے عملی کی
وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوگا وہ اس دن کی خوفناکی سے دوچار
ہو سکتا ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم یہاں اس دنیا کی زندگی میں رہ کر ان

دو عبادتوں کو اپنا معمول بنالیں۔

زندگی میں ایک مرتبہ درود پڑھنا فرض ہے

جو آیت میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے اس میں درود و سلام کا حکم ہے لیکن اس آیت کی وجہ سے ہر مسلمان مرد و عورت پر ساری زندگی میں ایک مرتبہ درود و سلام پڑھنا فرض ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب اس آیت کو پڑھا جائے تو پڑھنے کے فوراً بعد، پڑھنے اور سننے والوں پر درود و سلام پڑھنا واجب ہو جاتا ہے، یہ صحیح نہیں ہے۔ اس آیت کے پڑھنے کے فوراً بعد پڑھنے اور سننے والوں پر درود و سلام واجب نہیں ہوتا بلکہ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ اس آیت کی رو سے زندگی بھر میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا فرض ہے۔

مجلس میں پہلی مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا نام پڑھنے یا سننے پر درود پڑھنا واجب ہے

اس کے بعد جس مجلس اور محفل میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی پڑھیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سنیں، چاہے کتاب میں پڑھیں، چاہے تقریر یا تعلیم میں سنیں اور چاہے نعت میں سنیں، اس کو سنتے ہی سب سننے والوں پر ایک مرتبہ درود

شریف پڑھنا واجب ہو جاتا ہے، اور ایک مرتبہ سے زیادہ دُرود شریف پڑھنا مستحب ہے اور مستحب بھی کرنے کا عمل ہوتا ہے اور اس کا بھی معمول بنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ تو دُرود شریف پڑھنے کے درجے ہیں، لیکن ایک صاحب ایمان کو چاہیے کہ وہ اپنی زبان کو ہر وقت دُرود شریف سے تر رکھے، اگر سو مرتبہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لیا جائے تو سو مرتبہ ہی دُرود شریف پڑھنا چاہیے۔

سب سے زیادہ دُرود شریف پڑھنے اور لکھنے والے

سب سے زیادہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے اور لکھنے والے حضرات محدثین رحمہم اللہ تعالیٰ ہیں کیونکہ وہ لوگ کتابوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں لکھتے ہیں اور عربی کی جو خاص حدیث کی کتابیں ہیں جیسے بخاری شریف، مسلم شریف، ترمذی شریف، ابوداؤد شریف وغیرہ، ان سب کتابوں میں تقریباً ہر سطر میں ایک ایک، دو دو مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آ جاتا ہے اور کبھی دو تین سطروں کے بعد بھی نہیں آتا لیکن کوئی صفحہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے خالی نہیں ہوتا۔ ان کا کمال یہ ہے کہ وہ ہر مرتبہ پورا دُرود شریف لکھتے ہیں، وہ دُرود شریف لکھنے میں ذرا بھی کنجوسی اور بخل سے کام نہیں لیتے بلکہ ایک سطر میں اگر تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آئے گا تو

تین دفعہ ہی دُرود شریف لکھتے ہیں۔

دُرود شریف کی جگہ ۴ یا صلعم لکھنا جائز ہے

حضرات محدثین ہماری طرح بخیل اور کنجوس نہیں ہیں، ہمارے ماحول اور معاشرے میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی کسی کتاب میں لکھا جاتا ہے تو بعض لوگ تو پورا دُرود شریف لکھتے ہیں اور یہی صحیح طریقہ ہے۔ اسی طرح دُرود شریف لکھنا چاہیے لیکن بعض لوگ صرف ۴ یا صلعم لکھتے ہیں یہ جائز نہیں ہے، صرف ۴ یا صلعم لکھنا کنجوسی اور بخل ہے، جو ناجائز ہے۔ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہی کنجوسی کے لیے دہ گیا ہے! ارے وہ تو دونوں جہاں کے سردار اور رحمت للعالمین ہیں، ان ہی کے نام کے طفیل تو ہمیں کھانے اور پینے کو مل رہا ہے، ہم ان کے نام کے طفیل تو دنیا کے اندر جی رہے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آخرت میں بھی ان شاء اللہ ہمارا کام بنے گا۔ وہ تو ہمارے بہت بڑے محسن ہیں اور ہم ایسے نالائق ہیں کہ ان کے نام کے ساتھ دُرود شریف بھی نہیں لکھ سکتے! اس لیے حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

(رواہ الترمذی، مشکوٰۃ، المصابیح)

”سب سے بڑا بخیل اور کنجوس وہ آدمی ہے کہ جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ میرے نام پر درود شریف بھی نہ پڑھے۔“
(جامع ترمذی)

اسی طرح ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ
(أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ)

ترجمہ

”اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔“
(جامع ترمذی)

اس کی وجہ یہ ہے کہ درود شریف پڑھنا کوئی مشکل کام نہیں ہے، انتہائی آسان ہے، تو آسان ہوتے ہوئے بھی اگر آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجے تو پھر اس سے زیادہ بخیل اور کنجوس کون ہوگا؟

درود شریف لکھنے کی عظیم فضیلت

درود شریف لکھنے کی ایک بہت بڑی اور زبردست فضیلت ایک حدیث میں ہے کہ:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ لَمْ تَزَلِ الصَّلَاةُ جَارِيَةً
مَا دَامَ اسْمِي فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ (ذَكَرَهُ الْهَيْثَمِيُّ فِي الْمَجْمَعِ)

”جب کوئی آدمی کسی کتاب میں نبی اکرم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف لکھتا ہے، تو جب تک وہ درود شریف اس کتاب میں لکھا رہے گا (اور جب تک وہ کتاب باقی رہے گی) تو اس درود شریف لکھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برسی رہیں گی۔“ (جلاء الافہام)

اگر وہ کتاب سو سال تک دنیا میں رہی اور سو سال تک اس میں درود شریف لکھا رہا تو اس کو سو سال تک اس کا ثواب ملتا رہے گا اور درود شریف لکھنے کی ایک دوسری فضیلت یہ ہے کہ:

”ملائکہ اس درود شریف لکھنے والے کے لیے اس وقت تک استغفار کرتے رہیں گے جب تک اس کا لکھا ہوا درود شریف کتاب میں لکھا رہے گا۔“ (جلاء الافہام)

ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرات محدثین رحمہ اللہ کو انشاء اللہ تعالیٰ درود شریف لکھنے کا کتنا ثواب ملے گا۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ جہاں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ پورا درود شریف لکھیں۔ خالی ص یا صلعم لکھنے سے توبہ کریں اور آئندہ کے لیے اس سے باز رہیں کیونکہ یہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کنجوسی اور

گستاخی کا معاملہ ہے۔

ایک کاتب کی بخشش کا عجیب واقعہ

ایک صاحب کتابت کیا کرتے تھے، جیسے آج کل لوگ کمپوزنگ کرتے ہیں، وہ پرانے زمانے کے کاتب تھے، ان کا ایک عجیب معمول تھا کہ انہوں نے صرف درود شریف لکھنے کے لیے ایک کاپی بنائی ہوئی تھی، اور وہ روزانہ جب صبح سویرے کتابت کرنے کے لیے بیٹھتے تو کتابت کرنے سے پہلے اس کاپی میں فن کتابت کی روشنی میں ایک بہت ہی خوب صورت درود شریف لکھتے تھے۔ اس کے بعد صبح سے لے کر شام تک مختلف مضامین کی کتابت کر کے اسی سے گزر بسر کرتے۔ ان کی ساری زندگی اسی میں گزر گئی۔ ان کاتب صاحب کے انتقال کا وقت جب قریب آیا تو انہیں آخرت کی فکر سوار ہوئی اور ڈرنے لگے کہ کچھ ہی دیر بعد میں اس دنیا سے چلا جاؤں گا اور آخرت میں پہنچوں گا تو معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا! میری بخشش ہوگی یا نہیں ہوگی! اسی دوران ایک مجذوب ان کے گھر کے پاس سے گزرا اور اس نے کہا ارے تو آخرت سے کیوں گھبراتا ہے، تیری درود شریف کی کاپی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہے اور اس پر صحیح کے نشان لگائے جا رہے ہیں کہ یہ درود شریف بھی صحیح ہے،

یہ درود شریف بھی پاس ہے اور یہ درود شریف بھی قبول ہے، وہاں تو صحیح کے نشانات لگ رہے ہیں اور تو گھبرار رہا ہے۔ درود شریف تو ایک ایسی مقبول عبادت ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے آخرت کی نجات کا بھی انتظام فرمادیتے ہیں۔

ایک بار درود شریف پڑھنے پر چار انعام

درود شریف بہت فضیلت والی اور بڑی مقبول عبادت ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ:

مَنْ صَلَّى عَلَىٰ مِنْ أَمْتِي صَلَاةً مُخْلِصًا مِنْ قَلْبِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ
دَرَجَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ
عَشْرَ سَيِّئَاتٍ (أَخْرَجَهُ النَّسَائِيُّ وَالطَّبْرَانِيُّ)

ترجمہ

”جو شخص ایک مرتبہ اخلاص کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہے تو

۱۔ اللہ تعالیٰ اس کے اوپر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں،

۲۔ اور اس کے دس درجے بلند ہو جاتے ہیں،

۳۔ اور دس نیکیاں اس کو عطا فرماتے ہیں،

۴۔ اور دس گناہ (صغیرہ) معاف فرمادیتے ہیں۔“ (نسائی)

اس حساب سے جو آدمی دس مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے اوپر سو رحمتیں نازل فرماتے ہیں، اس کے سو درجے بلند فرماتے ہیں، سو گناہِ صغیرہ معاف فرمادیتے ہیں اور سونکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور جو شخص سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اوپر ایک ہزار رحمتیں نازل فرمائیں گے، اس کے ایک ہزار درجے بلند فرمائیں گے، ایک ہزار گناہِ صغیرہ اس کے معاف فرمادیں گے اور ایک ہزار نیکیاں اس کو عطا فرمائیں گے۔ کم از کم سو مرتبہ درود شریف تو صبح و شام پڑھنا ہی چاہیے۔ سو مرتبہ درود شریف پڑھنا کوئی مشکل کام نہیں ہے، ہر مسلمان مرد و عورت، صبح و شام نہایت آسانی سے سو مرتبہ درود پڑھ سکتا ہے۔

اُسی (۸۰) سال کے گناہِ صغیرہ کی معافی

ایک حدیث میں ہے کہ:

”اگر کوئی خلوص دل سے ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اور وہ

قبول ہو جائے تو اس کے اُسی (۸۰) سال کے صغیرہ گناہ معاف

(القول البدیع)

ہو جاتے ہیں۔“

اُحد پہاڑ کے برابر ثواب

ایک حدیث میں ہے کہ:

”جب کوئی آدمی دُرود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کا ثواب اُحد پہاڑ کے برابر عطا فرمائیں گے۔“

(مصنف عبدالرزاق)

جبل اُحد مدینہ منورہ کے پہاڑوں میں ایک مشہور پہاڑ ہے اور یہ پہاڑ وہاں کے سارے پہاڑوں میں سب سے بڑا ہے۔ اسی کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، اس اُحد پہاڑ کے وزن کے برابر دُرود شریف پڑھنے والے کے نامہ اعمال میں ثواب لکھا جاتا ہے۔ تو اندازہ کرو کہ دُرود شریف پڑھنے کا کتنا زیادہ ثواب ہے!!!

دنیا و آخرت کی حاجتیں پوری ہونا

دُرود شریف بہت بڑی نعمت اور بہت بڑی دولت ہے۔ ایک حدیث

میں ہے کہ:

”جو آدمی سو مرتبہ دُرود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دُرود

شریف پڑھنے والے کی سو حاجتیں پوری فرماتے ہیں، تیس دنیا

(القول البدیع)

کی اور ستر آخرت کی۔“

نیز ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ
نَائِبًا وَكُلَّ بِهَا مَلَكٌ "يُبَلِّغُنِي وَكُفِيَ أَمْرُ دُنْيَاهُ
وَأَخْرَجَتْهُ وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا

(أَخْرَجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حَبَانَ)

ترجمہ

”جو شخص میری قبر مبارک کے پاس سے مجھ پر دُرود شریف
پڑھتا ہے تو میں اُسے سنتا ہوں اور جو مجھ پر دور سے دُرود شریف
پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جو اس
کا دُرود مجھ تک پہنچا دیتا ہے اور اس کی دنیا اور آخرت کی تمام
حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور روزِ قیامت میں اس کے حق میں گواہ
ہوں گا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ کی جگہ ارشاد فرمایا کہ میں
اس کے حق میں سفارش کروں گا۔“ (ترمذی، کنز العمال)

لیجیے! ہماری دنیا کی حاجتوں کا بھی مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ اگر دُرود شریف
پڑھنے کا معمول ہو جائے تو ان شاء اللہ دنیا کی حاجتیں اور ضرورتیں پوری
ہوں گی، معاشی حالات بہتر ہوں گے اور گھریلو ناچا قیاں اور اختلافات ختم ہوں گے
اور آخرت کی ضرورتیں بھی پوری ہوں گی۔ چونکہ آخرت میں ہمیں زیادہ
ضرورت ہے اس لیے ستر فرمایا اور دنیا کی ضرورتیں آخرت کے مقابلے میں
بہت کم ہیں۔ اس لیے فرمایا کہ دنیا کی تین حاجتیں اور ضرورتیں پوری ہوں گی۔

جمعہ کے دن دُرود شریف پڑھنے کا اجر و ثواب

احادیث میں جمعہ کے دن دُرود شریف کثرت سے پڑھنے کی ترغیب اور

تاکید ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”جمعات کی رات اور جمعہ کو مجھ پر کثرت سے دُرود شریف

پڑھا کرو۔“

(ابن ماجہ)

ایک حدیث میں ہے کہ:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي يَوْمِ أَلْفِ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يُرَى
مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ

(القول البدیع)

ترجمہ

”جو شخص دن میں ایک ہزار مرتبہ دُرود شریف پڑھے گا تو اس کا
اس وقت تک انتقال نہیں ہوگا جب تک کہ وہ اپنی آنکھوں سے
جنت میں اپنا محل نہیں دیکھ لے گا۔“

سبحان اللہ! اللہ اکبر! ایک دوسری حدیث میں ہے کہ:

”جو آدمی جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے

سے پہلے اسی (۸۰) مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس

کے اسی سال کے گناہِ صغیرہ معاف کر دیتے ہیں اور اسی سال

کی عبادت کا ثواب عطا فرما دیتے ہیں۔“

(فضائل درود)

عام طور پر مسجدوں میں اس دُرود شریف کا کتبہ بھی لگا ہوا ہوتا ہے، ورنہ یاد کرنا بھی کچھ مشکل نہیں ہے۔ وہ دُرود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهِ
وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

حالانکہ اسی مرتبہ دُرود شریف پڑھنے میں نہ اسی منٹ خرچ ہوتے ہیں، نہ چالیس منٹ خرچ ہوتے ہیں اور نہ بیس منٹ خرچ ہوتے ہیں، بمشکل دس منٹ خرچ ہوتے ہیں۔ دیکھئے! کہاں دس منٹ اور کہاں اسی سال کی عبادت کا ثواب! یہ اللہ کی رحمت کے سوا اور کیا ہے! دس منٹ اور اسی سال میں کوئی جوڑ ہی نہیں ہے۔ لیکن افسوس! ہم دس منٹ بھی اپنے وقت میں سے نہیں نکال سکتے۔ جس پر اللہ تعالیٰ اسی سال کی عبادت کا انعام عطا فرما رہے ہیں اور اسی سال کے گناہِ صغیرہ معاف فرما رہے ہیں۔ یہ محض برکت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر دُرود شریف پڑھنے کی! اس لیے جمعہ کے دن تو اس کا معمول بنا ہی لینا چاہیے اور اس کے علاوہ جمعہ کے دن دُرود شریف کثرت سے پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلت آئی ہے۔

چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے کہ:

اَكْثَرُوا عَلٰی مِنَ الصَّلَاةِ فِي كُلِّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ فَاِنَّ صَلَاةَ
اُمَّتِي تُعْرَضُ عَلٰی فِي كُلِّ يَوْمٍ الْجُمُعَةِ فَمَنْ كَانَ

أَكْثَرَهُمْ صَلَاةً كَانَ أَقْرَبَهُمْ مِنِّي مَنَزِلَةً (رواه البيهقي)
ترجمہ

”ہر جمعے کے دن کثرت سے مجھ پر درود شریف پڑھا کرو،
کیونکہ ہر جمعے کو میری امت کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا
ہے، جو جتنا زیادہ درود شریف پڑھے گا وہ مرتبہ کے لحاظ سے اتنا
ہی زیادہ میرے نزدیک ہوگا۔“

جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے کے تین درجے

اس لیے بزرگوں نے لکھا ہے کہ جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے کے
تین درجے ہیں۔ ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ کم از کم تین سو مرتبہ درود شریف پڑھے،
درمیانہ درجہ یہ ہے کہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے، اور اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ تین ہزار
مرتبہ درود شریف پڑھے۔ تین ہزار مرتبہ پڑھے تو نور علی نور ہے لیکن کم از کم
تین سو مرتبہ درود شریف تو پڑھ ہی لینا چاہیے۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ کا معمول

ایک صاحب نے مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب
قدس سرہ سے عرض کیا کہ حضرت! ہمیں جمعہ کے دن کتنی مرتبہ درود شریف
پڑھنا چاہیے تاکہ ہم یہ سمجھیں کہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے
مطابق کثرت سے درود شریف پڑھ لیا ہے، تو حضرت مفتی صاحب نے فرمایا

کہ تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہیے اور میرا بھی یہی معمول ہے۔
 الحمد للہ! میں نے حضرت مفتی اعظم پاکستانؒ کی بہت زیارت کی ہے اور
 ان کی خدمت میں رہا ہوں، وہ پوری اکیڈمی کے برابر اکیلے کام کرتے تھے،
 پوری جماعت مل کر اتنا کام نہیں کرتی جتنے ان اکیلے کے کام ہوتے تھے، اتنا
 بڑا دارالعلوم وہ اکیلے چلاتے تھے، صبح سے شام تک ان کو مصروفیت اور
 مشغولیت لاحق رہتی تھی، تصنیفی کام بھی ہوتے رہتے تھے، وعظ و نصیحت کا
 سلسلہ بھی جاری تھا اور اصلاح و تربیت بھی فرماتے تھے لیکن اس شدید
 مصروفیت کے باوجود جمعہ کے دن حضرت کا تین ہزار مرتبہ درود شریف
 پڑھنے کا معمول بھی تھا اور یہ میں آپ کو حضرت کی اخیر عمر کا حال بتا رہا ہوں
 جب حضرت کی عمر تقریباً اسی سال کے لگ بھگ ہو گئی تھی، وہ اس عمر میں اور
 اتنی مصروفیت کے باوجود ہر جمعہ کو تین ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے تو پھر
 ہم کون ہیں! ہمیں کام بھی کیا ہے! ہمیں تو فرصت ہی فرصت ہے پھر بھی اگر
 ہم جمعہ کو کم از کم تین سو مرتبہ درود شریف نہ پڑھ سکیں تو یہ ہمارے لیے بڑی
 محرومی کی بات ہے۔

۔ تو ہی اگر نہ چاہے تو بہانے ہزار ہیں

اے خواجہ درد نیست و گر نہ طیب ہست

ہم بہانے باز ہیں، بس ہمارے پاس بہت بہانے ہیں کہ فرصت نہیں ہے اور ٹائم نہیں ہے۔ بس ہم پڑھنا نہیں چاہتے ورنہ پڑھنے والے تو ایسی مصروفیت، بڑھاپے اور بیماری کے اندر بھی اتنی کثرت سے درود شریف پڑھنے کا معمول رکھتے تھے اور اسی وجہ سے اللہ پاک نے ان کو یہ درجہ عطا فرمایا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درود پڑھنے والے کے لیے استغفار

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف بھیجا کرو، اس لیے کہ شب جمعہ روشن رات ہے اور جمعہ کا دن شاندار دن ہے، اس روشن رات اور شاندار دن میں تم مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجا کرو، اس لیے کہ تمہارا درود فرشتے میری خدمت میں پیش کرتے ہیں اور میں تمہارے لیے دعا اور استغفار کرتا ہوں۔“ (محل اہدیٰ)

اللہ اکبر! دیکھئے! اللہ پاک نے ہمارے لیے کیسی مہربانی فرمادی ہے! یہ تو ہم سب کی آرزو ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے لیے مغفرت کی دعا کرائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی اللہ پاک نے ہمارے لیے یہ راستہ رکھا ہے کہ اگر ہم کثرت سے جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے کا معمول بنائیں گے تو ہمارا درود فرشتوں کے

ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوگا اور اس کے نتیجے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے دعا و استغفار فرمائیں گے۔ اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری حدیثوں میں بھی ذکر کی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمت کے لئے استغفار

ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے فرمایا کہ میرا تمہارے اندر رہنا بھی باعثِ رحمت ہے اور دنیا سے چلے جانا بھی باعثِ رحمت ہے۔ تو صحابہ کرام نے پوچھا کہ حضور! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے اندر موجود رہ کر باعثِ رحمت ہونا تو سمجھ میں آتا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مسعود نہایت ہی بابرکت اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا مرکز ہے لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح ہمارے لیے باعثِ رحمت ہوں گے؟

اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں دنیا سے چلا جاؤں گا تو عالمِ برزخ میں تمہارے اعمال میرے سامنے پیش کیے جائیں گے اور میں تمہارے اعمال کا جائزہ لوں گا! اگر تم اچھے اعمال کرو گے تو میں تمہارے اچھے اعمال کو دیکھ کر خوش ہوں گا کہ شکر ہے میری امت میرے نقش قدم پر چل رہی ہے اور جب میں یہ دیکھوں گا کہ تم دین پر عمل نہیں کر رہے اور قسم قسم کے

گناہوں کے اندر مبتلا ہو، تو میں وہاں سے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کروں گا کہ یا اللہ! ان کو معاف فرما دیجیے اور ان سے درگزر کیجیے، یہ نا سمجھ ہیں، غلطی کر رہے ہیں، یا اللہ! ان کو ہدایت دے دے اور ان کے گناہوں کو معاف فرما دے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بدو کے لیے استغفار

ایک اور واقعہ یاد آیا اور یہ واقعہ تقریباً چاروں امام کے علماء نے حج کی کتابوں میں لکھا ہے۔ یہ نہایت معتبر اور مستند واقعہ ہے۔ حضرت محمد بن عبید اللہ بن عمرو العتیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حج کرنے کے بعد مدینہ منورہ گیا اور سرکارِ دو عالم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر میں نے صلوٰۃ و سلام پیش کیا اور پھر ایک طرف کونے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کے پاس بیٹھ گیا، تھوڑی دیر گزری تھی کہ عرب کا ایک دیہاتی اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر آیا اور اس نے روضہ مبارک سے تھوڑے فاصلے پر اپنی اونٹنی کو باندھا اور سیدھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر آیا اور اس نے اس طرح خطاب کیا:

یا خیر الرسول! اے سارے نبیوں میں سب سے بہتر نبی!

یا رحمۃ للعالمین! اے سارے جہانوں کے لیے رحمت!

پھر اس نے صلوٰۃ و سلام پیش کیا اور اس کے بعد اس نے یوں عرض کیا:

یا رسول اللہ ! سَمِعْتُ اللّٰهَ يَقُولُ:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولَ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا۔

(النساء : ۶۴)

ترجمہ

اے اللہ کے رسول ! میں نے اللہ پاک کا یہ ارشادِ مبارک سنا ہے:

”اور اگر وہ لوگ جس وقت اپنا نقصان کر بیٹھے تھے، اس وقت آپ

کی خدمت میں حاضر ہو جاتے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور

رسول بھی ان کیلئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ کو توبہ

قبول کرنے والا اور رحمت کرنے والا پاتے۔“ (بیان القرآن)

اس نے یہ آیت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک کے سامنے تلاوت کی

اور پھر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میں اپنے گناہوں کو لے کر آپ کی

خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی

مانگتا ہوں اور آپ کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سفارشی بناتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم

میرے لئے استغفار فرما دیجئے، یہ کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور پھر دیر تک روتا

رہا اور اسکے بعد پھر صلوٰۃ و سلام عرض کر کے اس نے درج ذیل چار اشعار پڑھے:

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ أَعْظَمُهُ
فَطَابَ مِنْ طَيِّبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ

نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرِ أَنْتَ سَاكِئُهُ
فِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْكَرَمُ

أَنْتَ الشَّفِيعُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ
عَلَى الصِّرَاطِ إِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ

فَصَاحِبَاكَ فَلَا أَنْسِيَهُمَا أَبَدًا
مِنْهُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ مَا جَرَى الْقَلَمُ

ترجمہ

”اے وہ بہترین ہستی کہ جس کا وجود مسعود قبر میں آرام
فرما ہوا، اس کی خوشبو سے تمام میدانی و پہاڑی علاقے مہک
اٹھے۔“

”میری جان اس قبر پر قربان ہو جس میں آپ آرام فرما
ہیں، جس میں (آپ کے ساتھ آپ کی) عفت و پاکدامنی اور
جو دو سخا بھی ہے۔“

”پل صراط پر جب قدم لڑ کر پھسل رہے ہوں گے تو اس
وقت تنہا آپ ہی وہ سفارشی ہوں گے جن کی سفارش (سے کام
بننے) کی امید رکھی جاسکتی ہے۔“

آپ کے دونوں ساتھیوں (یعنی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم کے احسانات) ہم کبھی نہیں بھول سکتے، لہذا جب تک قلم چلتے رہیں (یعنی قیامت تک) تب تک آپ سب کو ہمارا سلام بھی پہنچتا رہے۔“

یہ اشعار پڑھ کر وہ روتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ سیدھا اپنی اونٹنی کی طرف پلٹا اور اس پر سوار ہو کر روانہ ہو گیا۔

حضرت محمد بن عبید اللہ بن عمرو العتقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس کے بے ساختہ صلوٰۃ و سلام پیش کرنے سے متعجب ہوا اور اس کے اس والہانہ انداز میں استغفار کرنے سے حیران رہ گیا کہ کس والہانہ انداز میں اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنے گناہوں کی معافی مانگی ہے پھر اس کے جانے کے بعد مجھے اونگھ آئی، تو مجھے سرکارِ دو عالم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عمرو العتقی! تم جاؤ اور اس بدو سے کہہ دو کہ میرے استغفار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کر دی ہے۔ اللہ اکبر! (تفسیر ابن کثیر)

دُرود شریف پڑھنے والے کا اعزاز

دُرود شریف پڑھنے والے کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کا ہر دُرود اس کے

اور اس کے باپ کے نام کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے کہ:

لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِىْ عَيْنًا
وَصَلُّوا عَلَیْ فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِیْ حَيْثُمَا كُنْتُمْ
(ابوداؤد)

ترجمہ

”اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ، اور میری قبر کو یادگار تہوار مت بناؤ، اور مجھ پر درود برابر پڑھتے رہو، کیونکہ تم کہیں بھی ہو تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔“

نیر ایک دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَیْ عِنْدَ قَبْرِىْ سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَیْ
مَنْ بَعِيدٍ أَعْلِمْتُهُ
(القول البدیع للسخاوی)

ترجمہ

”جو آدمی میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے تو میں اسے خود سن لیتا ہوں، اور جو دور سے درود و سلام پیش کرتا ہے تو مجھے اسکی اطلاع دے دی جاتی ہے۔“

رہی یہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دور سے صلوٰۃ و سلام پیش کرنے والے کے درود و سلام کی اطلاع کیسے دی جاتی ہے؟ اس کی وضاحت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو

خطاب کر کے یوں ارشاد فرمائی کہ:

يَا عَمَّارُ! إِنَّ لِلَّهِ مَلَكًا أَغْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ كُلِّهَا،
وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى قَبْرِىَ إِذَا مِتَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ،
فَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِي يُصَلِّىْ عَلَى صَلَاةِ الْأَسْمَاءِ
بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! صَلِّ عَلَى عَلِيكَ فَلَانَ
بْنِ فَلَانَ كَذًا وَكَذَا، فَيُصَلِّى الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ عَلَى
ذَلِكَ الرَّجُلِ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرًا.

(مجمع الزوائد: ۱۰/۱۶۲)

ترجمہ

”اے عمار! اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام
مخلوقات کی ہر پست و بلند آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، وہ
میرے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد قیامت میری قبر پر
کھڑا رہے گا، پس میری امت میں سے جو کوئی بھی درود و سلام
پڑھے گا تو وہ فرشتہ اسکا اور اسکے باپ کا نام لے کر کہے گا کہ
”اے محمد! فلاں بن فلاں نے اتنی بار آپ پر درود پڑھا ہے، پھر
اللہ تبارک و تعالیٰ اسکے ہر درود کے بدلے اس آدمی پر دس
رحمتیں نازل فرمائیں گے۔“

تین چیزوں میں حیرت انگیز سننے کی صلاحیت

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات میں تین چیزیں ایسی

پیدا فرمائی ہیں جن کو سننے کی عجیب و غریب صلاحیت اور طاقت عطا فرمائی ہے، ایک جنت، ایک جہنم اور ایک وہ فرشتہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر مقرر ہے۔

جنت کو اللہ پاک نے یہ صلاحیت دی ہے کہ دنیا کے کسی بھی کونے میں زمین پر یا آسمان پر یا زمین کی تہہ میں یا سمندر کے نیچے یا ہوا اور فضا میں کہیں بھی کوئی اللہ کا بندہ اگر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرے کہ یا اللہ! مجھے جنت عطا فرما، میں جنت کے لائق نہیں ہوں مگر اپنی رحمت سے مجھے جنت عطا فرما تو جس وقت اس کی زبان سے یہ الفاظ نکلیں گے یا وہ دل میں یہ دعا کرے گا اس کی دعا جنت فوراً سن لے گی حالانکہ جنت ساتویں آسمان کے اوپر عرش الہی کے نیچے ہے، یہاں سے لے کر آسمان تک پانچ سو سال کی مسافت ہے پھر پہلے آسمان سے دوسرے آسمان تک بھی اتنا ہی فاصلہ ہے اسی طرح ہر دو آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے اور یہ اربوں کھربوں میل کا فاصلہ ہے اور درمیان میں کوئی تار اور ٹیلیفون یا موبائل کا رابطہ نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ جہاں کہیں کوئی یہ دعا کرے گا کہ یا اللہ! مجھے جنت عطا فرما دیجیے، تو جنت اس کی یہ آواز سنتے ہی اللہ تعالیٰ سے درخواست کرے گی کہ یا اللہ! یہ جنت مانگ رہا ہے، آپ نے مجھے دینے

ہی کے لیے بنایا ہے، لہذا اس مانگنے والے کو آپ جنت عطا فرمادیجیے تو ہماری درخواست قبول ہو یا نہ ہو لیکن جنت کی درخواست قبول ہو جائے گی۔

ایسے ہی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دوزخ سے پناہ مانگتا ہے، تو چاہے زبان سے پناہ مانگے یا دل میں آہستہ آہستہ پناہ مانگے تو اس کا پناہ مانگنا جہنم فوراً سن لے گی حالانکہ جہنم ساتوں زمینوں کے نیچے ہے اور اس سے ہمارا فاصلہ بھی بہت لمبا ہے لیکن جہنم فوراً اس کی پکار سنے گی اور اللہ پاک سے کہے گی کہ یا اللہ! آپ اس کو دوزخ سے بچالیجیے، یا اللہ! مجھ سے اس کو بچالیجیے، تو جہنم سے پناہ آپ یہاں مانگ رہے ہیں اور ادھر دوزخ اللہ تعالیٰ سے سفارش کر رہی ہے کہ یا اللہ! اس پناہ مانگنے والے کی دعا قبول کر لیجیے۔

اور تیسرا وہ فرشتہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر مقرر ہے اور اس فرشتہ میں اللہ پاک نے یہ صلاحیت رکھی ہے کہ دنیا کے کسی کونے میں کہیں بھی کوئی آدمی درود شریف زور سے پڑھے یا آہستہ پڑھے، دل میں پڑھے یا زبان سے پڑھے بس وہ فرشتہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے، وہ اس کی آواز سن لے گا اور فوراً ہی وہ درود شریف پڑھنے والے کا نام لے کر مزار اقدس کے اندر سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دے گا۔

کچھ وضاحت ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ پاک نے اس فرشتے کو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک آنے والے سارے انسانوں کے نام از بر یاد کرا دیئے ہیں، ہر مرد و عورت کا نام اس کو معلوم ہے لہذا جیسے ہی کوئی کہیں پر درود شریف پڑھتا ہے تو اس کو پوچھنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ پڑھنے والے کا نام کیا ہے؟ اس کے والد کا نام کیا ہے؟ سارے انسانوں کے نام اس کو پہلے سے یاد ہیں۔

درود شریف کثرت سے پڑھنے کی برکت

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا فیض الحسن صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں تھے، وہ ہمارے بزرگوں میں سے ہیں۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ایک مہینے تک ان کے کمرے سے مشک و عنبر کی خوشبو آتی تھی تو کسی نے جا کر یہ کیفیت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی، تو حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ یہ درود شریف پڑھنے کی برکت ہے۔ کیونکہ حضرت مولانا فیض الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہر جمعرات کو ساری رات جاگ کر درود شریف پڑھا کرتے تھے۔ اس لیے ان کے وصال کے بعد ایک مہینے تک ان کے کمرے سے مشک و عنبر کی خوشبو آتی رہی۔ (زاد السعید)

ایک عجیب واقعہ

میرے پاس دارالعلوم کراچی میں ایک صاحب ملنے آیا کرتے تھے، پہلے وہ یہیں کراچی میں رہتے تھے اور آج کل وہ لاہور میں ہیں۔ ایک دن وہ کہنے لگے کہ کبھی کبھی میرے کپڑوں میں سے خود بہ خود خوشبو آتی ہے، معلوم نہیں یہ خوشبو کیسے آتی ہے؟ حالانکہ میں نے خوشبو لگائی بھی نہیں ہوتی۔ تو ایسے ہی بے ساختہ میرے ذہن میں آیا اور میں نے ان سے کہا کہ آپ درود شریف کثرت سے پڑھتے ہو گے؟ حالانکہ پہلے سے مجھے معلوم نہیں تھا کہ ان کا درود شریف کثرت سے پڑھنے کا معمول ہے۔ وہ کہنے لگے کہ ہاں! میرا یہی معمول ہے کہ میں چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے درود شریف پڑھتا رہتا ہوں۔ میں نے کہا کہ یہ درود شریف پڑھنے کی برکت ہے کہ خود بخود تمہارے کپڑوں کے اندر سے خوشبو مہک اٹھتی ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی خوشبو

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سراپا معطر اور خوشبو میں بسی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ بھی بڑی بڑی خوشبوؤں سے بڑھ کر خوشبودار ہوتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس گلی سے گزر جاتے تھے، شام تک اس گلی سے خوشبو آتی رہتی تھی اور صحابہ کرام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو کو

سونگھ کر پہچان لیتے تھے کہ آج سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں سے گزرے ہیں۔ اسی طرح جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کر لیتا تھا تو شام تک اس کے ہاتھ سے خوشبو آتی رہتی تھی اور وہ دیگر احباب میں اپنے ہاتھ کی خوشبو کی وجہ سے ممتاز ہو جاتا تھا اور لوگ پہچان لیتے تھے کہ آج تم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا ہے، اس لیے تمہارے ہاتھوں سے خوشبو آرہی ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ وہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں دوپہر میں اکثر آرام فرمایا کرتے تھے۔ اور حضرت ام سلیم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ تھیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چمڑے کا بچھونا بچھا دیا کرتی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چمڑے کا تکیہ دے دیا کرتی تھیں اور اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہوتے تھے۔ گرمیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ بہت زیادہ آتا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو جاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح نمودار ہو جاتے تو وہ ایک شیشی اور تنکالے کر بیٹھ جاتی تھیں اور تنکے سے آہستہ آہستہ وہ پسینے کے موتی اٹھا اٹھا کر شیشی میں ڈالا کرتی تھیں۔ تو ایک دن وہ اسی طرح کر رہی تھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ

کھل گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے اُم سلیم! آپ یہ کیا کر رہی ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کا پسینہ جمع کر رہی ہوں۔ اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے میں اتنی خوشبو ہوتی ہے کہ ہم اس کو دوسری خوشبوؤں میں ملا کر اُس خوشبو کو ساری خوشبوؤں کا سردار بنا لیتے ہیں کہ اس خوشبو کے سامنے دنیا بھر کی اعلیٰ درجے کی خوشبوئیں ماند پڑ جاتی ہیں اور ہیچ معلوم ہوتی ہیں اور شادی بیاہ کے موقع پر ہم اس کو بطور خاص استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس جو سراپا خوشبو تھی، دُرود شریف پڑھنے والے کو بھی اس میں سے کچھ حصہ ملتا ہے۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ایک عجیب واقعہ

دُرود شریف کی کثرت تو وہی کرے گا جس کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور محبت ہوگی۔ اس پر مجھے ایک عجیب واقعہ یاد آیا۔ ایک شخص کا انتقال ہوا اور اس کے دو بیٹے تھے، باپ نے اپنی میراث میں مال و دولت کے ساتھ زمین، مکان اور جائیدادیں بھی چھوڑیں اور ساتھ ہی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بال بھی چھوڑے۔ اس کے دونوں بیٹوں نے سارا مال و جائیداد، روپیہ پیسہ اور سونا چاندی آپس میں تقسیم کر لیا۔ اب باری آئی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بالوں کی، تو بڑے بھائی نے چھوٹے

بھائی سے کہا کہ ایک بال تم رکھ لو اور ایک بال مجھے دے دو اور تیسرا بال دونوں
آدھا آدھا کر لیتے ہیں کیونکہ دونوں کا آدھا آدھا حصہ ہے۔ لہذا دونوں کے
حصے میں ڈیڑھ ڈیڑھ بال آئے گا۔ اس پر چھوٹے بھائی نے کہا کہ میں نبی
اکرم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کے دو ٹکڑے نہیں کرنے دوں
گا، اس لیے کہ یہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا بال ہے، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بال آدھا آدھا ہو جائے۔ تم میرا یہ سارا مال لے لو مگر
مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سالم بال دے دو۔ تو بڑا بھائی اس پر راضی ہو گیا
اور کہا کہ اچھا تم دو بال لے لو اور اس کے بدلے اپنا حصہ مجھے دے دو۔ چنانچہ
اس کے چھوٹے بھائی کو جو کچھ اپنے باپ کی میراث میں روپیہ پیسہ، سونا
چاندی اور جائیداد ملی تھی، اس نے ساری اپنے بڑے بھائی کو دے دی لیکن
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کو کاٹنا گوارا نہیں کیا۔ لہذا چھوٹا بھائی صرف دو
بال لے کر اپنے گھر چلا گیا اور بڑا بھائی ساری جائیداد کا مالک بن گیا لیکن
چھوٹے بھائی کے دل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کی اتنی محبت
تھی کہ وہ اس بال مبارک کو بہت ہی خوب صورت ڈبیہ میں رکھتا اور اس کو
خوب صورت ریشمی کپڑے میں لپیٹتا اور خوشبو کے اندر بساتا۔ جب بھی وہ
ڈبیہ کھولتا تو درود شریف پڑھتا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کی

زیارت کرتا۔ اس کا صبح و شام یہی معمول تھا۔ اب خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس کے بڑے بھائی کا مال آہستہ آہستہ گھٹنا شروع ہو گیا اور اس کے چھوٹے بھائی کا مال بڑھنا شروع ہو گیا حالانکہ چھوٹے بھائی کے پاس کچھ بھی نہیں تھا لیکن بال مبارک کی عظمت و محبت اور درود شریف پڑھنے کی برکت کی وجہ سے آہستہ آہستہ اس کے مال میں ترقی ہونی شروع ہو گئی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ یہ بڑے بھائی سے زیادہ مالدار ہو گیا اور بڑا بھائی فقیر اور محتاج ہو گیا اور وہ لوگوں سے بھیک مانگنے پر مجبور ہو گیا۔

اس حالت کو پہنچنے کے بعد بڑے بھائی کو خواب میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم! میری حالت تو ایسی خراب ہو گئی ہے کہ پہلے میں بڑا امیر اور مالدار تھا اور میرا بھائی غریب اور محتاج تھا۔ اب معاملہ اس کے برعکس ہو گیا ہے کہ میرا چھوٹا بھائی امیر اور مالدار ہو گیا، اور میں اتنا غریب اور محتاج ہو گیا ہوں کہ اب میرے پاس کچھ بھی نہیں اور میں کوڑی کوڑی کا محتاج ہو گیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہ ہو! تمہارے چھوٹے بھائی نے میرے بال کی عزت اور احترام کیا اور وہ دن رات مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھتا رہتا ہے، اس کے طفیل اللہ تعالیٰ

نے اس پر فضل فرمایا اور اس کے مال میں برکت عطا کی اور تو نے میرے بال کی بے حرمتی کی اور اس کو کاٹنے کے لیے تیار ہوا، اس لیے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم ہو گیا۔ اب تیرے لیے اسی میں عافیت ہے کہ تو اپنے بھائی کے یہاں جا کر نوکر ہو جا۔

جب وہ سویرے اٹھا تو اس کو اپنے کیے پر شرمندگی اور ندامت ہوئی اور وہ سوچنے لگا کہ میرا بھائی عقلمند نکلا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سالم بال کو لے کر دنیا میں سرخرو ہو گیا اور آخرت میں بھی ان شاء اللہ سرخرو ہوگا! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کی بے اکرامی اور ناقدری کر کے دنیا میں بھی مال و دولت سے محروم ہو گیا اور نجانے آخرت میں کیا ہوگا! اس نے توبہ کی اور اپنے بھائی کے ہاں جا کر نوکری اختیار کی۔ یہ درود شریف پڑھنے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کے احترام کی برکت ہے جس کی وجہ سے چھوٹے بھائی کے اوپر اللہ تعالیٰ کا فضل و انعام ہو گیا۔ (فضائل درود شریف)

بال مبارک کی برکت

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ہیں، انکے پاس سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کا ایک گچھا تھا جسے وہ ایک ننگی کے اندر رکھا کرتی تھیں اور لوگ ان کے پاس اپنے پانی کے

پیا لے بھیجا کرتے تھے اور وہ پیالے ان کی خدمت میں لائے جاتے تھے اور وہ اس نلکی میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نکال کر پانی میں گھما دیا کرتی تھیں۔ وہ پانی جب کسی بیمار آدمی کو پلایا جاتا تو وہ صحت یاب ہو جاتا تھا (مشکوٰۃ)۔ اتنی برکت تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں!

دن رات میں کم سے کم دُرود پڑھنے کی مقدار

دُرود و سلام کو اپنی زندگی کا معمول بنائیں اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ کم از کم سو مرتبہ صبح اور سو مرتبہ شام دُرود شریف پڑھنے کا معمول بنائیں۔ صبح پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کے ظہر سے پہلے تک سو مرتبہ دُرود شریف پورا کر لیں اور شام کو سو مرتبہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ عصر کے بعد سے رات کو سونے تک جس طرح چاہیں پورا کر لیں اور کوئی سا بھی دُرود شریف پڑھ لیں، چاہے دُرود ابراہیمی پڑھ لیں کیونکہ یہ سارے دُرودوں میں سب سے افضل دُرود ہے یا کوئی درمیانہ دُرود شریف لے لیں جیسے:

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

یا اس سے بھی چھوٹا اور مکمل دُرود شریف پڑھ لیں جیسے:

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لیکن دُرود شریف کو اس سے زیادہ چھوٹا کرنا مناسب نہیں، بہر حال یہ بہت

چھوٹا درود ہے اور بہت آسان ہے۔

ایک پاکستانی پائلٹ کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اس پر مجھے ایک اور واقعہ یاد آیا، یہ واقعہ مجھے حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سنایا تھا۔ حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ صاحب ہمارے سکھر کے مشہور بزرگوں میں سے تھے اور ابھی چند سال پہلے ہی وہ سکھر سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے، وہ وہاں پانچ سال زندہ رہے اور وہیں ان کا انتقال ہوا اور وہ اب جنت البقیع کے اندر آرام فرما ہیں اور یہی ان کی آرزو تھی کہ میں مدینہ منورہ جاؤں، وہاں قیام کروں اور وہیں انتقال ہو اور جنت البقیع میں دفن ہونا نصیب ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی نصیب فرمائے۔

انہوں نے یہ واقعہ سنایا کہ پاکستان میں ایک پائلٹ ہیں جو ہوائی جہاز چلاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ توفیق دی ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھتے ہیں لیکن کثرت سے درود شریف پڑھنے کی وجہ سے وہ ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ پڑھنے کے بجائے ”صلی اللہ علیہ وسلم“ پڑھتے تھے یعنی آدھا درود پڑھتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو درود کے اندر شامل نہیں کرتے تھے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کو درود و سلام سے محروم کیا ہوا تھا اور وہ سمجھتے تھے اس طرح درود شریف

پڑھنے سے زیادہ دُرود شریف ہو جائے گا۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے ایک خواب دیکھا کہ میں مدینہ منورہ کے اندر ہوں اور جنت البقیع کی طرف جا رہا ہوں اور میں جیسے ہی جنت البقیع میں داخل ہوا تو سامنے ہی اہل بیت اور ازواج مطہرات کے مزارات ہیں، جہاں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی آرام فرما ہیں۔ وہ کہتے ہیں میں دروازے سے داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ درمیان میں ایک میز رکھی ہوئی ہے اور اس پر ایک ٹیلیفون رکھا ہوا ہے اور اس کی گھنٹی بول رہی ہے، میں آگے بڑھتا ہوں اور ٹیلیفون اٹھا کر اپنے کان سے لگاتا ہوں تو آواز آتی ہے کہ میں تمہاری والدہ اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بول رہی ہوں، تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت زیادہ دُرود شریف بھیجتے ہو لیکن ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دُرود و سلام کی برکت سے کیوں محروم کیا ہوا ہے؟ تم خالی ”صلی اللہ علیہ وسلم“ کیوں پڑھتے ہو؟ ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کیوں نہیں پڑھتے ہو! پورا دُرود شریف پڑھا کرو تا کہ ہم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دُرود و سلام کے تابع ہو کر دُرود و سلام کی فضیلت سے مالا مال ہو سکیں اور ہم پر بھی اللہ کی رحمت اور اس کی سلامتی نازل ہو۔ وہ پائلٹ کہتے ہیں کہ جب میں خواب سے بیدار ہوا تو مجھے اپنے اس عمل پر بڑی شرمندگی اور ندامت ہوئی اور پھر میں نے توبہ کی اور اس کے بعد سے

میں نے پورا درود شریف ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ پڑھنے کا معمول بنالیا۔

میں نے درود شریف بھی پورا کر لیا اور اہل بیت کو بھی درود و سلام میں شامل کر لیا۔ پھر میں ایک عرصے تک اسی طرح مکمل درود پڑھتا رہا۔ ایک بار پھر میں نے اسی طرح ایک خواب دیکھا کہ میں مدینہ منورہ میں ہوں اور جنت البقیع میں جا رہا ہوں، بیچ میں ایک میز ہے اور اس کے اوپر ٹیلیفون رکھا ہوا ہے اور گھنٹی بج رہی ہے، آگے بڑھ کر میں نے اس کو اٹھایا اور کان سے لگایا تو اسی طرح اماں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آواز سنائی دی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ اب میں نے فون اس لیے کیا ہے کہ تاکہ میں تمہارا شکریہ ادا کروں کہ تم نے ہمیں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درود و سلام میں شامل کر لیا۔

میں نے آپ کو یہ واقعہ اس لیے سنایا کہ کہیں کثرت سے درود شریف پڑھنے کی وجہ سے کوئی درود شریف کو آدھا نہ کر لے، چھوٹا درود پڑھ لیں لیکن مکمل پڑھیں، نامکمل نہ پڑھیں اور ”صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کامل اور مکمل درود شریف ہے۔ اس طرح درود شریف کی برکتیں ہم کو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور حاصل ہوں گی، گھر میں برکت ہوگی، دکان کے اندر برکت ہوگی،

مال میں برکت ہوگی، جان میں برکت ہوگی اور آخرت کا جو ثواب عظیم ہے وہ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ حاصل ہوگا۔

سنتوں کو عمل میں لانے کا طریقہ

دوسری مقبول عبادت اتباع سنت ہے، یہ عبادت بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہی مقبول ہے۔ اس کے لیے ایک کتاب ”علیم بسنتی“ ہے جو احقر کے والد ماجد حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی ہے، ایک اور کتاب ہے ”پیارے نبی کی پیاری سنتیں“ جو حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کی لکھی ہوئی ہے۔ یہ دو کتابچے اردو میں ہیں جو بہت ہی آسان اور عام فہم ہیں اور ان میں روزمرہ کی آسان انداز میں سنتیں لکھی ہوئی ہیں، رات کو کھانے سے فارغ ہونے کے بعد سب گھر والوں کو جمع کر لیں۔ ان کتابوں میں سے دو تین سنتیں سب کے سامنے سبق کے طور پر پڑھ لیا کریں اور سب گھر والوں کو اس بات پر تیار کر لیں کہ جو سنتیں سنیں گے ان شاء اللہ ان پر عمل کریں گے۔ اس طرح سے نہ کوئی زیادہ وقت لگے گا، نہ کوئی بڑی محنت خرچ ہوگی، نہ کوئی بڑا پیسہ خرچ ہوگا لیکن آہستہ آہستہ ہماری زندگی میں سنتیں آجائیں گی اور سنت کے مطابق ہمارا کھانا ہو جائے گا، سنت کے مطابق ہمارا پہننا ہو جائے گا، سنت کے مطابق سونا ہو جائے گا، سنت کے

مطابق اٹھنا ہو جائے گا، سنت کے مطابق گھر میں آنا اور گھر سے باہر جانا ہو جائے گا، اس طرح روزمرہ کی زندگی سنت کے سانچے میں ڈھل جائے گی اور سنت پر عمل کرنا دُرُود شریف پڑھنے سے بھی زیادہ اہم عبادت ہے اور سنت پر عمل کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول اور محبوب ہے۔

صورت اور سیرت کو سنت کے مطابق بنائیں

حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک شعر سنایا کرتے تھے

۔ تیرے محبوب کی یارب شاہت لے کر آیا ہوں

حقیقت اس کو تو کر دے میں صورت لے کر آیا ہوں

ہماری صورت بھی سنت کے مطابق ہونی چاہیے، ہماری سیرت بھی سنت کے مطابق ہونی چاہیے۔ سیرت اور صورت جب دونوں سنت کے مطابق ہوں گی اور زبان پر دُرُود شریف ہوگا تو انشاء اللہ نجات ہی نجات ہے، دنیا میں عافیت حاصل ہوگی اور آخرت میں بھی عافیت حاصل ہوگی۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین!

طِبُّ نَبَوِیؐ

اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاج
کے طریقے، غذاؤں اور دواؤں کے فوائد
بیان کئے گئے ہیں

مُؤَتَّب

حضرت مولانا مفتی محمد سعید صاحب کھڑی رحمة اللہ علیہ

ناشر

مکتبۃ الاسلامیہ کراچی

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي

(میری سنتوں پر عمل کرو)

مرتب
حضرت مولانا مفتی محمد کبیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلیفۃ ارشد
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
مکتبۃ الاسلامیہ

توہین رسالت

اور

گستاخانِ رسول ﷺ کا بدترین انجام

اس میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کا حکم
اور گستاخی کرنے والوں کا انجام بد بتایا گیا ہے۔

مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہ



مکتبۃ الاسلامیہ لاہور

www.Sukkurvi.com

حضرت مولانا مفتی عبدالرزاق کھروی صاحب مدظلہم

کی پُراثر، مفید، معتبر اور مستند کتب جو ہر گھر کے لئے نہایت نافع اور ضروری ہیں۔

عمدہ ٹائٹل، اعلیٰ طباعت و کتابت اور بہترین کاغذ کے ساتھ اب **مکتبۃ الاسلام کراچی**

سے براہ راست دستیاب ہیں۔

علیکم بسنتی	صدقہ جاریہ کی فضیلت
پیاری باتیں	امت مسلمہ کے عروج و زوال کا اصل سبب
آخری منزل	دعا کی اہمیت اور اس کے آداب
چند نیکیاں اور ایصالِ ثواب	اپنی اصلاح کیجئے
عمل مختصر اور ثواب زیادہ	خواتین کا پردہ
جمعہ کے معمولات	روزانہ کے معمولات
آداب سفر	اسماء اعظم اور اسماء حسنیٰ
ماہ صفر اور جاہلانہ خیالات	راہ کے آٹھ حقوق
قربانی کے فضائل و مسائل	درود و سلام کے فضائل
کامل طریقہ نماز	تلاوت قرآن کے انعامات
نماز فجر اور ہماری کوتاہی	باطن کے تین گناہ
اصلاحی بیانات ۱۰ جلدوں کا سیٹ	مسلمانوں کی مدد کیجئے
خواتین کا طریقہ نماز	صلوۃ المسبوح
توبہ و استغفار	ٹی وی اور عذابِ قبر
مروجہ قرآن خوانی کی شرعی حیثیت	چھ گناہ گار عورتیں
تقسیم وراثت کی اہمیت	حلال کی برکت اور حرام کی نحوست
عید سعید اور ہمارے گناہ	مسلمانوں کے چار دشمن
مسائل غسل	گانا سننا اور سنانا
وضو درست کیجئے	والدین کے حقوق اور ان کی اطاعت

مکتبۃ الاسلام کراچی

موبائل : 0300-8245793

ای میل : Maktabatulislam@gmail.com

ویب سائٹ : Www.Maktabatulislam.com